فرما گئے یہ ھادی

لا نبی بعدی

WWW.AMTKN.COM

وزیر قانون رانا ثناء اللہ سے

چند کھلی گزارشات

شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا
اللہ وسایا صاحب
مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

www.amtkn.com
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

وزیر قانون جناب رانا ثناءاللہ سے چند کھلی گزارشات

مولانا اللہ وسایا

محترم جناب رانا ثناءاللہ صاحب کا ایک انٹرویو ۱۱ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو سماء ٹی وی پر آیا ہے۔ جس میں جناب رانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ:

الف...... اس ملک میں اس (قادیانی) کمیونٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

محترم رانا صاحب کی اس بات سے سو فیصد اتفاق ہے کہ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔ صرف ریاست نہیں بلکہ ریاست کے عوام کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس امر میں بھی حکومت کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوں اور اقلیتوں کے جان و مال کی نگہداشت کریں۔ لیکن رانا صاحب! کیا اجازت بخشیں گے کہ آپ سے ایک سوال کرلیا جائے کہ جس طرح ریاست و عوام کا فرض ہے کہ اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت کریں کیا اقلیتوں پر بھی کوئی فرض عائد ہوتا ہے یا ان کے صرف ہی حقوق ہیں، ان کے ذمہ فرائض نہیں ہیں؟ اگر ان کے ذمہ بھی فرائض ہیں تو کسی بھی ریاست کی وفادار اور امن پسند اقلیت کا فرض اولین ہے کہ وہ ریاست کے قوانین تسلیم کریں ان کی پاسداری کریں ان کے خلاف باغیانہ روش اختیار نہ کریں۔ قانون کی بالادستی کو دل و جان سے برقرار رکھیں اگر ایک اقلیت آئین سے بغاوت کی مرتکب ہے وہ حکومت کے منظور شدہ قوانین کو تسلیم نہیں کرتی۔ تو ایسی اقلیت کو آئین کا پابند بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے؟ قانون کی بالادستی ریاست کی رٹ کو بحال کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور ضرور ہے تو پھر توجہ فرمائیں! کہ آئین کہتا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ قادیانی آئین سے بغاوت کے مرتکب ہیں۔ ان کو آئین کا پابند بنانا حکومت کی ذمہ داری تھی، ہے، اور رہے گی۔ یہ وہ نکتہ ہے جس پر عمل کرنے سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جاتا۔ قادیانی قانون کی بالادستی کو تسلیم کرتے تو ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے کے بعد سرے سے یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوتے۔ حکومت قانون پر عمل نہ کرے۔ قادیانی قانون سے انکار و انحراف و بغاوت کا راستہ اختیار کریں تو اسکا تدارک ہونا چاہئے۔ اس کا یہ حل نہیں ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے ان کے پیچھے لٹھ لے کر دوڑ پڑیں۔ اس طرز عمل سے مسائل ختم لیتے ہیں۔ محترم رانا صاحب ہمارے پنجاب کے وزیر انصاف ہیں وہ بھی بات ادھوری کریں تو یہ بات زخموں پر نمک پاشی کے مترادف سمجھی جائے گی۔ کاش! رانا صاحب یہ فرماتے کہ قادیانی قانون کی پاسداری کریں ریاست اور عوام قادیانیوں کی جان و مال کا ہمیشہ کی طرح تحفظ کریں مگر ایسا نہ فرمانا پوری بات نہ کہنا قرین انصاف نہیں ہے۔

ب...... قادیانی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں مساجد بناتے ہیں وہ اذان بھی دیتے ہیں بس وہ ایک پوائنٹ پر اختلاف کرتے ہیں۔

محترم رانا صاحب سے بصد ادب گزارش ہے کہ پہلے اس پر غور فرمائیں کہ مسلمان ہونے کے لئے کن کن باتوں کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ تو ان سے گزارش ہے کہ نماز، روزہ، مساجد بنانا، اذان دینا، یہ اسلامی اعمال ہیں۔ کفر و اسلام کا فیصلہ اعمال پر نہیں

ہوتا بلکہ عقائد پر ہوتا ہے۔

ختم نبوت عقیدہ ہے اس سے انحراف کرنے والا ہزار بار اعمال بجالائے وہ غیر مسلم گردانا جائے گا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے پیرو نماز پڑھتے تھے، اذان دیتے تھے، روزہ رکھتے تھے اذان میں "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہتے تھے، قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے، مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے تھے لیکن جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کر کے ختم نبوت کا انکار کیا تو اس کے تمام اعمال غارت ہوئے بلکہ اس کے غلط عقیدہ اختیار کرنے سے اسے اور اس کے پیروکاروں کو امت سے علیحدہ سمجھا گیا۔ یہی حال قادیانیوں کا ہے۔ غرض کفر و اسلام کا فیصلہ عقائد پر ہوتا ہے، اعمال پر نہیں۔

محترم رانا صاحب! اس موقع پر انتہائی ادب سے مجھے درخواست کرنا ہے کہ اگر اعمال پر ہی کفر و اسلام کا فیصلہ کرنا ہے تو اعمال کے بارہ میں قادیانی موقف کیا ہے؟ اس کو سمجھے بغیر کچھ کہنا "مدعی سست، گواہ چست" والی بات ہوگی۔ آیئے! چند قادیانی حوالہ جات اور ان کے نتائج پر پہلے نظر ڈالتے ہیں:

۱۔۔۔۔۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی کی ذات رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔

(خطبہ جمعہ خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان، ج ۱۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

۲۔۔۔۔۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں جب کہ ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا۔

(اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۱۴۰ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۱۴ء)

۳۔۔۔۔۔ خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ۶۰۷ طبع ۴)

۴۔۔۔۔۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۵، ج ۳)

۵۔۔۔۔۔ کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ خلیفہ قادیان)

۶۔۔۔۔۔ یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔۔۔۔۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔

(نہج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ۲۷۶، ۲۷۵ مولفہ محمد فضل خان قادیانی)

۷۔۔۔۔۔ ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی ص ۱۱۰)

۸۔۔۔۔۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالی کے ایک نبی

کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ (انوار خلافت ۹۰)

۹...... (میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔

(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان ج ۱۰، نمبر ۳۲، ص ۶ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰...... پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔

(مرزا بشیر احمد پسر و مرزا الکلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

ان قادیانی دس حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی۔

۱...... قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات حضور سرور کائنات علیہ السلام کی ذات قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں اختلاف ہے

۲...... مسلمانوں سے قادیانیوں کے نزدیک شادی، غمی، جنازہ، میں شرکت جائز نہیں۔

۳...... قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے سب نا ن مسلم ہیں۔

۴...... مرزا کو نہ جاننے والا جہنمی ہے۔

۵...... مرزا کو نہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

۶...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔

۷...... قادیانیوں کے نزدیک مرزا کا نہ ماننا صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۸...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھنا فرض ہے۔

۹...... مسلمانوں کا نماز جنازہ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بچوں کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں جب کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم بانی پاکستان کا نماز جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

۱۰...... مرزا قادیانی معاذ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

قادیانی دس حوالہ جات سے دس نتائج بر آمد ہوئے ان کے ہوتے ہوئے ان کے متعلق کہنا کہ مسلمانوں سے معمولی اختلاف ہے یہ کسی طرح زیبا ہے؟ اس پر رانا صاحب سے تدبر و فکر کی درخواست ہے۔

ج...... ان حوالہ جات کے باوجود محترم رانا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ (قادیانی) بس ایک پوائنٹ پر اختلاف کرتے ہیں تو رانا صاحب کے اس فرمان سے بصد ادب اتفاق کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ بات بالکل خلاف واقعہ ہے۔ اس لئے کہ:

۱...... مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں قادیانیوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی اللہ کا رسول اور نبی تھا۔

۲...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہ کرام ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے زمانہ میں اس کو قبول کرنے والے بھی صحابی ہیں۔

۳...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کا خاندان اہل بیتؓ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا خاندان بھی اہل

بیت ہے۔

۴...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالمﷺ کی ازواج امہات المؤمنینؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی ام المؤمنین ہے۔

۵...... مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ میں جنت البقیع کا قبرستان مقدس ہے قادیانیوں کے نزدیک قادیان کا بہشتی مقبرہ بھی مقدس ہے۔

۶...... مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائناتﷺ کو نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک عالم اسلام کے کل مسلمان جو حضورﷺ کو مانتے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۷...... مسلمانوں کے نزدیک آخرت کی نجات رحمت عالمﷺ کی ذات اقدس کی تصدیق واتباع میں منحصر ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کو مانے بغیر آخرت کی نجات ممکن نہیں۔

۸...... مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ قابل احترام ہیں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود دوسرا قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اب اسلام اور روحانیت مرزا قادیانی سے وابستہ ہے اور وہ برکات قادیان میں ہیں۔

۹...... مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی پر بھی کلام اللہ نازل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔

۱۰...... مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول اللہﷺ مشعل راہ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک جو حدیث رسول اللہﷺ مرزا قادیانی کے کلام کے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

محترم رانا صاحب! یہ باتیں ارتجالاً نوک قلم پر آگئیں ان پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور فرمائیں۔ تو خود آپ کو احساس ہوگا کہ قادیانی ”بس ایک پوائنٹ سے اختلاف کرتے ہیں“ یہ حقیقت سے کتنا بعید ہے۔

د...... محترم رانا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ قادیانی مسجدیں بناتے اور اذانیں دیتے ہیں اس پر سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ سنا ہے کہ: ”باغبان نے چمن بیچ ڈالا“۔

محترمی! پاکستان کے قانون میں قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسی پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ کے وزیر قانون قادیانی عبادت گاہ کو مسجد قرار دے رہے ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کی طرز پر اذان نہیں دے سکتے۔ وزیر قانون ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ اذانیں دیتے ہیں۔ گویا کہ وزیر قانون تسلیم کرتے ہیں کہ قادیانی قانون پاکستان کے توڑنے والے ہیں۔ ان قانون کے باغیوں کو قانون کا پابند بنانا چاہئے یا ان کی وکالت کرنی چاہئے؟ اب یہ فیصلہ کرنا ہمارے وزیر قانون وانصاف پنجاب کے ذمہ ہے۔

ھ...... رانا صاحب فرماتے ہیں کہ قادیانی خود کو نان مسلم نہیں مانتے۔

محترمی! یہی تو جھگڑا ہے کہ وہ قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں۔ قادیانی ہوکر اسلام کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ خود کو مسلمان اور پوری

دنیا کے مسلمانوں کو مان مسلم کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے تشخص کو مجروح کرنا، اسلام کے تشخص کو برباد کرنا اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرنا۔

یہ وہ قادیانی جرائم ہیں جن کے باعث ان کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اب قادیانیوں کا کہنا کہ کسی اسمبلی کو حق نہیں کہ وہ کسی کو کافر قرار دے۔ خوب بلکہ خوب تر۔ گویا قادیانیوں کو تو حق حاصل ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دیں۔ لیکن قومی اسمبلی ایسے منتخب ادارہ کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کے متعلق قانون سازی کرے۔

چلیں! ٹھیک سہی۔ لیکن قادیانی قیادت اس بارہ میں کیا ارشاد فرماتی ہے کہ جب قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو تمہارے خلیفہ کیوں قومی اسمبلی میں پیش ہوئے آپ کی جماعت قومی اسمبلی کی کاروائی میں کیوں شریک ہوئی۔ اور پھر یہ شرکت بھی تمہاری جماعت کی درخواست پر ہوئی کہ ہمیں قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے دیا جائے۔ خود اپنی مرضی سے درخواست دی۔ خوشی خوشی خلیفہ صاحب اس کارروائی کا حصہ بنے۔ اب انکار "چہ معنی دارد"؟۔ ہر ملک کی قومی اسمبلی کو قانون سازی کا حق ہے تو پاکستان کی قومی اسمبلی پر اعتراض کیوں؟ کیا یہ پاکستان کو بدنام کرنے کی قادیانی سازش نہیں ہے؟ ہے، اور یقیناً ہے۔ تو کیا ان کی وکالت کرنی چاہئے؟

و......

بات کو ختم کرنے سے قبل دو وضاحتیں ضروری ہیں۔

رانا صاحب! ایک ہندو جب کسی مسلمان سے ملتا ہے تو اس کا مسلمان سے ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں رام کو ماننے والا ہوں یہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہے۔ میں وید کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں ہندو ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک عیسائی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے تو اسکا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور علیہ السلام کا امتی ہے میں انجیل کو مانتا ہوں اور یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں عیسائی ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک یہودی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں یہ حضور علیہ السلام کا امتی ہے، میں تورات کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے میں یہودی ہوں یہ مسلمان ہے۔

جب کوئی سکھ مسلمان کو ملتا ہے تو اسکا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں بابا نانک کا مرید ہوں یہ حضور علیہ السلام کا غلام ہے۔ میں گرنتھ کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے میں سکھ ہوں یہ مسلمان ہے۔ گویا ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ نے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کیا کہ حضور ﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ دنیا میں صرف قادیانی ایک ایسا طبقہ ہے کہ جب کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ملتا ہے تو قادیانی کا مسلمان کو ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں مرزا قادیانی کو ماننے والا مسلمان ہوں اور یہ مسلمان حضور ﷺ کو ماننے والا مان مسلم ہے۔

اے کاش مسلمان سوچیں! کہ قادیانی آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور آپ ان کے متعلق کیا کیا وکالت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ببین تفاوت!!!

(مولانا) اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان